ACADEMIC AND RELIGIOUS SERVICES OF MUHAMMAD MAQSOOD ILAHI (MAHBOOB ILAHI) AND ITS EFFECT ON THE SOCIETY

محمد مقصود الٰہی نقشبندی المعروف محبوب الٰہی کی دینی وعلمی خدمات اور معاشرے پر اس کے اثرات

عبدالصمد لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلبہ نارتھ کراچی

ABSTRACT: *Allah the Almighty sent a chain of the Prophets for the guidance of human beings, Hadrat Adam (A.S) is the first while the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) is the last prophet of this chain, after the Holy Prophet (peace be upon him) his companions discharged this duty and then Aulia (Allah's friends) of this Ummah have been busy in reformation of the human beings, there is a one in them who has spent his whole life in preaching Islam and reformation of Muslim Ummah, he was born on 1st October, 1955, his parents named him Maqsood Ilahi, he passed M.S.C in chemistry. He took an oath to follow spiritual guide at the hand of Huzoor sohna sae'n (R.A) in 1975 and after few years his spiritual guide sohna saen (R.A) bestowed him khlifata and sent Karachi. Since the life of his student life till today he has lived his life in preaching Islam, he has travelled hundreds of times for the sake of preaching deen, he went India, Central Africa, Mozambique, Malavi, Maputo, Nampola, Nicala, Arab and so many other places. in and out of the city, many Masajid ,Schools and other educational and training institutions are being run under his supervision, he has also set up an organization "Islami Roohani Mission". By the day and night he is serving the humanity preaching, treating, educating and reforming them. This contribution explores the hidden academic and religious services of Maqsood Ilahi and shows the real faces and effects on society.*

KEYWORDS: *Maqsood Ilahi, Mahboob Ilahi, Naqshbandi Sent, Academic Services of Maqsood Ilahi, Islami Roohani Mission.*

اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشد وہدایت کے لیے بے شمار انبیاء کرام علیہم السّلام مبعوث فرمائے جن کا مقصد حیوانی ونفسانی خواہشات و عادات میں مبتلا مخلوق کو ربِّ کائنات کی محبت و معرفت کی راہ دکھانا اور اُن کے باطن کی اصلاح کر کے اُن کا تعلق اللہ سے ملانا تھا۔ حضرت آدمؑ سے اس سلسلے کا آغاز ہوا جس کی آخری کڑی نبیِ آخر الزماں آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیؐ ہیں۔ حضورِ اکرمؐ کے بعد رشد وہدایت کا فریضہ ان کی امت کے حصے میں آیا جسے اوّلاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوری امانت و دیانت کے ساتھ سرانجام دیا، ان کے بعد تابعین و تبع تابعین غرض یہ کہ اولیاءِ امت نے نہایت محبت و شفقت اور محنت سے دینِ اسلام کی تعلیمات کی اشاعت و فروغ کے لیے کوششیں کی اور آج تک یہ صلحاءِ امت مسلمانوں کی ظاہری و باطنی اصلاح کے لیے کوشاں نظر آرہے ہیں۔

ہر دور میں عوام الناس باطل عقائد اور نفسانی خواہشات کی طرف مائل ہوتے نظر آئے ہیں جس کی ایک بڑی وجہ علومِ شریعہ اور اس کے حقائق سے ناواقفیت ہے، بالخصوص عصرِ حاضر میں ایک بڑا طبقہ شریعتِ مقدسہ سے منحرف نظر آتا ہے، جس کے ذمہ دار وہ نام نہاد، بے عمل لوگ ہیں جو خود کو بابا، بزرگ یا صوفی کہلاتے ہیں اور ان کا کام خود بھی گمراہ ہونا اور عوام الناس کو بھی گمراہ کرنا ہے۔ ایسا اِس لیے ہے کہ کثیر التعداد لوگ روحانی پیشواؤں پر اندھا یقین رکھتے ہیں لیکن انھیں یہ پہچان نہیں کہ روحانیت کسے کہتے ہیں اور شریعت کی حدود

کیا ہیں۔ اسی لیے وہ بے عمل، گمراہ اور شریعت سے منحرف لوگوں کو اپنا پیشوا مان کر اُن کی اتباع کرتے ہوئے گمراہ ہوتے ہیں۔ لٰہذا یہ اِس دور کی انتہائی اہم اور ایک بڑی ضرورت ہے کہ عوام الناس کو ایسے لوگوں کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ انھیں شریعتِ مقدسہ کی روشنی میں صوفیت اور کامل ولی کی پہچان کرائی جائے تاکہ وہ جہل کی تاریکی سے نکل کر ہدایت کے نور سے آراستہ ہوں۔

اِس پُر فتن دور میں بھی کئی ایسے صلحاءِ امت ہیں جنھوں نے اپنی ساری زندگی اصلاحِ امت کے لیے وقف کر دی، جن میں ایک نمایاں نام پروفیسر ڈاکٹر محمد مقصود الٰہی صاحب کا ہے، جو نقشبندی مجددی سلسلے کے بزرگ ہیں۔ ان کے آباءواجداد کا تعلق ہندوستان کی ریاست بیکانیر سے ہے، ان کا خاندان عزت و شرافت اور شجاعت و بہادری میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔

پروفیسر مقصود الٰہی صاحب کا مختصر تعارف: حضرت پروفیسر ڈاکٹر مقصود الٰہی صاحب کے آباؤاجداد کا تعلق ہندوستان کی ریاست بیکانیر سے ہے۔(۱) قیامِ پاکستان کے فوراً بعد ۱۹۴۷ء میں آپ کے دادا صوفی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ ہجرت کر کے پاکستان کے صوبے پنجاب، ضلع بہاولنگر، تحصیل ہارون آباد، چک نمبر ۸۴ میں آکر مقیم ہوئے۔ آپ کے نانا حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق انڈیا میں فیروزپور سے تھا۔ انڈیا سے ہجرت کر کے آپ کے نانا نے ڈسٹرکٹ ساہیوال، تحصیل اوکاڑہ، چک نمبر ۴۳ جی ڈی میں سکونت اختیار کی، محبوب سائیں(۲) کا خاندان عزت و شرافت اور شجاعت و بہادری میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ دین داری آپ کے گھرانے کا طرّہٴ امتیاز ہے۔ بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں پر شفقت و محبت آپ کے خاندان کے ہر فرد کی وصفِ خاص ہے۔ دنیوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دے رکھا ہے، اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔(۳)

حکمت آپ کے خاندان میں کئی پشتوں سے منتقل ہوتی چلی آئی ہے۔ آپ کے دادا جان محترم صوفی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا حکمت میں پایہ بہت بلند تھا۔ ملکِ پاکستان میں صوفی دواخانہ آپ ہی کے نام سے مشہور ہے، آپ کے پردادا حضرت محمد میاں علیہ الرحمہ اپنے عصر کے بہت بڑے صوفی بزرگ تھے، آپ کی دادی ساحرہ بی بی انتہائی نیک و پرہیزگار خاتون تھیں، آپ کے نانا حضرت عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے وقت کے صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے۔(۴) آپ کے والدِ محترم صوفی محمد سلیم عفی عنہ ماہر طبیب، متقی، پرہیزگار اور صوفی مزاج شخص ہیں، محبوب سائیں کا خاندان آرائیں ہے، آرائیں ذات میں بھی کئی نامور صوفیاء و مشائخ اور علماء گزرے ہیں، حضرت باہو بُھلّے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشدِ کریم حضرت عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی آرائیں تھے، اس نسبت سے بھی آپ کو کافی روحانی فیوض و برکات حاصل ہیں۔

محبوب سائیں نے میٹرک ڈی۔ سی ہائی اسکول سے پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ ڈگری کالج نواب شاہ میں فرسٹ ائیر پری میڈیکل میں داخلہ لے لیا، یہاں آپ نے سائنس کے شعبے میں ایف۔ ایس۔ سی پھر بی۔ ایس۔ سی پاس کیا۔ بی۔ ایس۔ سی میں آپ کا ایک نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ پورے ڈسٹرکٹ نواب شاہ میں بی۔ ایس۔ سی میں پاس ہونے والا صرف ایک طالبِ علم مقصود الٰہی تھا۔ اس کے بعد آپ نے مزید تعلیم کے حصول کے لیے نواب شاہ سے تنہا حیدرآباد ہجرت فرماتے ہوئے سندھ یونیورسٹی جام شورو کا رخ

فرمایا اور وہاں سے نمایاں نمبروں سے کیمیا (کمیسٹری) میں ایم۔ایس۔سی کی سند حاصل کی، کیمیا میں ایم۔اس۔سی کی تکمیل کے بعد ۱۹۸۲ء میں آپ کا تقرر ایڈہاک بنیادوں پر لیکچرار ان کیمسٹری (کیمیا) کی حیثیت سے عبدالحامد بدایونی ڈگری سائنس کالج (اورنگی ٹاؤن) میں ہوا۔ کچھ عرصے بعد ہی آپ نے کمیشن کا امتحان پاس کیا اور مستقل بنیادوں پر لیکچرار مقرر ہوئے پھر آپ کا تبادلہ اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلبہ نارتھ کراچی میں ہوگیا، یہاں سے آپ کا تبادلہ گورنمنٹ ڈگری کالج سرجانی ٹاؤن میں بہ حیثیت ایسوسی ایٹ پروفیسر ہوگیا اور کچھ ہی عرصہ بعدآپ کا تبادلہ دوبارہ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے طلبہ نارتھ کراچی میں کردیا گیا۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کا تقرر ۱۷ گریڈ کے لیکچرار کی حیثیت سے ہوا اور درجہ بہ درجہ ترقی پاکر آپ ۲۰ گریڈ کے پروفیسر کی حیثیت سے اکتوبر ۲۰۱۵ء میں ریٹائر ہوئے۔ محبوب سائیں ایک ماہر حکیم بھی ہیں۔ آپ نے حکمت کی ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم جناب صوفی محمد سلیم سے حاصل فرمائی پھر ادارۂ فروغِ حکمت لاہور میں داخلہ لے لیا اور باقاعدہ حکمت کی تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بھی ہیں جس کی تعلیم نیشنل کانسل آف ہومیو پیتھک آف پاکستان سے حاصل فرمائی۔(۵)

حضرت محبوب سائیں کی نسبتِ ارادت غوثِ زماں حضرت خواجہ اللہ بخش المعروف سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ شیخِ کامل کے دستِ مبارک پر آپ نے ۱۹۷۵ء میں بیعت کی اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے، آپ نے آدابِ مرشد اور اتباعِ شیخ کے وہ اَن مِٹ نقوش چھوڑے ہیں جو ہر فقیر کے لیے قابلِ اتباع ہیں(۶)، آپ کو سنگِ درِ مرشدِ کامل کی صحبت بابرکت میں ابھی آٹھ سال ہی گزرے تھے کہ آپ کہ مرشدِ کریم حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر خصوصی نظرِ کرم فرماتے ہوئے فیضِ روحانی ووجدانی کے دریا سے آپ کے قلبِ مصفّٰی کو سیراب فرمادیا اور ۱۹۸۳ء میں آپ کو خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا، اس وقت آپ کی عمر مبارک ۲۸ سال تھی۔(۷) محبوب سائیں نے علم کی نشر واشاعت کے ہر شعبے میں توجہ فرمائی ہے، آپ نے کئی مفید کتب بھی تالیف فرمائی اور کچھ زیرِ تالیف بھی ہیں، آپ کی تالیفات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پردہ نہ اٹھاؤ ۲۔ پریشانیوں سے نجات ۳۔رزق کی تنگی ٤۔دو جنتیں ٥۔زیارتِ حرمین شریفین ٦۔مال کی حفاظت ۷۔مقصود الدنیا والآخرۃ (3 جلدیں) ۸۔انعام یافتہ لوگ ۹۔سفر نامہ ہندوپاک ۱۰۔گھر کا ڈاکٹر ۱۱۔کیمسٹری گائیڈ بک ۱۲۔مکتوباتِ مقصودیہ (دفتر اول ودوم) ۱۳۔بہن کے نام ١٤۔ بن دیکھے سودے ١٥۔وسیلہ ١٦۔ خطباتِ مقصودیہ ۱۷۔رزق کی تنگی ۱۸۔سفر نامہ ہندو پاک(۸)

علمی خدمات اور اصلاحِ معاشرہ: محبوب سائیں کا شمار ان اہلِ طریقت صوفی حضرات میں ہوتا ہے جو تصوف کے طریق پر عوام الناس کو اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کے دین کا پابند بنانے کی کوشش کرتے ہیں، صوفی کی بنیاد علمِ تصوّف پر ہے جو کہ تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کے لیے علمِ باطن ہے اور ابدی سعادت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے، اسی علمِ تصوّف کو علم الاخلاق اور علم الاحسان کا نام بھی دیا جاتا ہے، اس علم کا بھی اصل سرچشمہ حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے، جن کی شانِ کریمی میں کہیں یُزَکِّیھِم

(۹) کا نزول ہوا تو کہیں اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم (۱۰)، کا نزول ہوا اور اس علم کی وضاحت میں کہیں آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مکارمَ الْاَخلاق (۱۱) فرمایا تو کہیں آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سامنے آیا: "عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بارزًا یوما للناسِ فأتاہ رجل فقال ماالایمان قال الایمان أن تؤمنَ باللہ و ملٰئکتہٖ و بلقآئہٖ و رسلہٖ وتؤمن بالبعثِ. قال ماالاسلام، قالَ الاسلامُ أَ نْ تعبدَ اللہَ ولا تشرک بہٖ وتقیم الصلوٰۃ و تؤدّی الزکوٰۃالمفروضۃ وتصوم رمضان، قالَ ماالاحسانُ، قالَ أَنْ تعبدَ اللہ کأنکَ تراہ فاِنْ لّم تکن تراہ فانہ یراکَ، قال متی الساعۃ قال المسؤل بأعلم من السائلِ وسأخبرک عن أشراطھا اذا ولدت الامۃُ ربھا واذا تطاول رعاۃ الابل البھم فی البنیانِ فی خمس لا یعلمھن الا اللہ ثم تلا النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم اِ نّ اللہ عندہ علم السّاعۃِ الآیہ ثمّ ادبر فقال ردوہ فلم یروا شیأاً فقال ھذا جبریلُ جآءَ یعلم النّاسَ دینھم" '(۱۲) ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی صلّی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف فرما تھے، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا ایمان کیا ہے؟ (آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے (آخرت میں) ملنے، رسولوں اور موت کے بعد اٹھنے پر ایمان لاؤ، اس نے دریافت کیا کہ اسلام کیا ہے؟ (آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، اس نے پھر پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہ دیکھ سکو تو بے شک وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے یہ پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن، میں تمہیں اس کی علامات بتاتا ہوں جب لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، جب چرواہے عالیشان عمارتوں میں رہیں گے۔ (قیامت کا علم) ان پانچ باتوں سے ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ان اللہ عندہ علم السّاعۃ (بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے'' (۱۳) ''پھر جب وہ چلا گیا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے واپس بلاؤ لیکن وہاں کوئی نہ تھا تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السّلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔''

یہ وہ حدیثِ قدسی ہے جسے ابو یحیٰی زکریا انصاری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوّف کی اصل قرار دیا ہے جس میں شریعت کے تینوں بنیادی علوم (علومِ ثلاثہ) کا ذکر ہوا۔ "ماالایمان" میں اصلاحِ عقد کا ذکر ہوا ہے (جس کی ذمہ داری علماءِ امّت کے اہلِ اصول نے اٹھائی) "ما الاسلام" میں اعمالِ ظاہرہ کی اصلاح کا مضمون آگیا (اس کا بار امّت کے فقہاء نے اپنے کندھوں پر اٹھایا) اور "ماالاحسان" میں اصلاحِ اخلاق کا تذکرہ کیا گیا (اس فن میں صوفیاء کفیل ہوئے اور لوگوں کی اصلاح کے لیے علمِ تصوّف کو مدوّن کیا)

اس حدیثِ جبرائیل علیہ السّلام سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ان علومِ ثلاثہ کی دعوت و تبلیغ کی اور تینوں علوم کی کماحقہ تشریح اور اشاعت فرمائی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ ان تینوں علوم میں کامل دسترس رکھتے تھے پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جامعیت میں کمی آتی گئی پھر علماءِ امت نے دین کی حفاظت اور خدمت کے لیے علیحدہ علیحدہ ان تینوں شعبوں کو مدوّن کیا۔ یہی وجہ ہے کہ علماءِ امّت نے ایمان و اسلام کی صحت کے لیے اخلاص کا ہونا لازمی قرار دیا اور اخلاص احسان کا مترادف لفظ ہے اور اخلاص کے بغیر ایمان و اسلام کی حقیقت سے عاری صورت نظر آتی ہے۔ لہٰذا اخلاص و احسان ایسی

عظیم نعمت ہے کہ ان کے بغیر علوم واعمال کی حیثیت بے معنی ہو جاتی ہے۔

اسلامی روحانی مشن کے پلیٹ فارم سے حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد مقصود الٰہی نقشبندی کے زیرِ سرپرستی معیاری اور دورِ جدید کے تقاضوں سے آراستہ نظامِ تعلیم کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ آج کے دور میں اسکول کالج کے مضامین اور مدارس و جامعات کے مضامین میں زمین وآسمان کا فرق ہے اور یہ فرق آج سے ۱۷۰ سال پہلے ایک گورنر جنرل لارڈ میکالے نے پیدا کیا جو حکومتِ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان میں بطور وائسرائے تعینات تھا(۱۴)،اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ اسکول وکالج کے طلباء کی اسلامی تربیت اور علمی وروحانی تربیت نہ رہی تو دوسری طرف مدارسِ اسلامی کے طلباء کو جدید علوم وفنون اور سائنسی دنیا کی کرشماتی ترقی کی سمجھ نہ رہی۔

اسلامی روحانی مشن نے جس نظامِ تعلیم کی بنیادی رکھی ہے اس کے تحت جدید سائنسی علوم اور اسلامی معلومات اور روحانی واخلاقی تربیت کا حسین امتزاج پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ امت مسلمہ تاریخی غلطی اور سازش کو بھرپور انداز میں ناکام بنا سکے،اسلامی روحانی مشن کا نظامِ تعلیم اپنی مثال آپ ہے، جہاں طلباء واساتذہ کے لیے دورِ جدید کے تقاضوں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق پُرسکون اور وسیع ماحول فراہم کیا گیا اور اِس نظام میں مزید بہتری اور وسعت کے لیے کوشش جاری ہیں،اس نظامِ تعلیم میں انتہائی بنیادی کلاس یعنی کے پری پرائمری (جونئیر لیول) سے طالب علم کو داخلہ دیا جاتا ہے اور ماسٹر زلیول تک یونیورسٹی کی دینی ودنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی اور اخلاقی تربیت سے آراستہ کیا جاتا ہے،اسی نظام میں طالبِ علم بنیادی مضامین کا علم تو حاصل کرتا ہی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ زبان پر عبور، کمپیوٹر میں مہارت، اسلامی اور دنیاوی تاریخ کا علم،اسکاؤٹنگ اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا کرنا وہ خصوصیات ہیں جو اس تعلیمی نظام کے طلباء کا اعزاز ہیں،اس تعلیمی نظام میں اسکولنگ سسٹم، قرآن نیٹ ورکس، کیڈٹ کالجز، میڈیکل کالجز،ٹیکنیکل کالجز اور لاء کالجز کے ساتھ ساتھ انجینئرنگ،ٹیکنالوجی اور مینجمنٹ یونیورسٹیز شامل ہیں۔المقصود ایجوکیشن سسٹم کے تحت چلنے والا ایک عالمی ادارہ المقصود ریسرچ سنٹر بھی قابل ذکر ہے جس کے تحت نہ صرف المقصود تعلیمی نظام میں پڑھائے جانے والے نصاب کی تیاری کی جاتی ہے بلکہ طلباء کو دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق تخریج(Referencing)، تصنیف(Writing) اور تحقیق(Research)کی بھی تربیت دی جاتی ہے،ریسرچ سینٹر کی بنیادی ذمہ داری امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل، دینِ اسلام پر لگنے والے بے بنیادی الزمات اور تربیتِ مطہرہ کا احسن انداز میں پیش کرنے پر تحقیق کرنا ہے۔

دنیا میں جب بھی کوئی معاشرہ تشکیل پاتا ہے اس کی ساخت انتہائی کمزور ہوتی ہے، وہ کمزور معاشرہ اگر گزرتے وقت کے اعتبار سے سامنے آنے والی تمام ضروریات کو پورا کرنے اور تمام مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتا رہے تو ترقی پاتا رہتا ہے، کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لیے سب سے پہلی اور بنیادی ضرورت تعلیم ہے، دنیا میں کسی بھی معاشرے کا مشاہدہ کر لیا جائے، جس معاشرے میں مضبوط تعلیمی نظام رائج ہے وہ معاشرہ دنیا میں نمایاں ہے، اس کے برعکس جس معاشرے میں تعلیمی نظام ناقص ہے وہ معاشرہ مسلسل

پستی کا شکار ہے، آج ہم خوش قسمتی سے ایسے معاشرے کا حصہ ہیں جس کی بنیاد خالصتاً اسلام کے نام پر رکھی گئی ہے، جہاں ہم ایسا تعلیمی نظام رائج کر سکتے ہیں کہ دنیا کے مختلف معاشرے اس نظام کا حصہ بننے کی خواہش رکھنے لگیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ہم اسلامی طریقۂ تعلیم رائج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے جس کے باعث ہمارے معاشرے میں تعلیم کا مسئلہ اتنی سنگین نوعیت اختیار کر چکا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تعلیم یافتہ افراد کی شرح میں کمی آتی جا رہی ہے، ہمارے معاشرے میں تعلیمی معیار پر کھنے کا آلہ، قابلیت ہونے کے بجائے قوتِ حافظہ بن گیا ہے، تعلیمی معیار کی عمارت بے پناہ ناقص ہے اور اس میں کئی جھول نظر آتے ہیں، کوئی طالبِ علم دنیاوی تعلیم کے حصول میں کوشاں ہے تو کوئی دینی مدارس میں مگر ہزاروں میں چند ہی طالبِ علم اس نظامِ تعلیم کا حصہ بنتے ہوئے کسی منزل تک رسائی حاصل کر پاتے ہیں،ان حالات میں ایک ایسے ادارے کی اشد ضرورت تھی جہاں کا تعلیمی نظام طلباء کو قابل بنائے،انہیں دینی و دنیاوی دونوں شعبہ جات میں بیک وقت بہترین تعلیم میسر کرے اور طلباء کی تمام تر فنی صلاحیتوں کو پروان چڑھائے تاکہ ایسے نوجوان تیار ہوں جو ملک و ملت اور امت اسلامیہ کے لئے نفع بخش ہوں چنانچہ حضرت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مقصود الٰہی دامت برکاتہم العالیہ نے "المقصود یونیورسٹی آف اسپریچول اینڈ ماڈرن سائنسز" کی بنیاد رکھی ہے جس میں ماہر ترین منتظمین ،ڈاکٹرز، فلاسفرز اور تعلیم دان حضرات کے ذریعے ایسا نظام مرتب کیا گیا ہے کہ ہر طالبعلم، دینی تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنی دلچسپی اور قابلیت کے اعتبار سے کسی ایک شعبے میں جدید تعلیم بھی حاصل کرے۔اس مقصد کے حصول کے لیے المقصود یونیورسٹی آف اسپریچول اینڈ ماڈرن سائنسز میں دینی و دنیاوی تعلیمی شعبہ جات کو یکجا کر کے نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔

شعبہ جات: المقصود یونیورسٹی کے زیر اہتمام درجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں۔

شعبہ ناظرہ و تجوید: اس شعبے میں طلباء کو قواعد و مخارج کے ساتھ ناظرہ قرآنِ پاک کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ علم التجوید کا باقاعدہ کورس کرایا جاتا ہے،اس شعبہ سے اب تک ہزاروں طلباء استفادہ کر چکے ہیں جبکہ سینکڑوں طلباء مستقل زیرِ تعلیم ہیں۔

شعبہ تحفیظ القرآن: اس شعبے میں طلباء قرآنِ کریم اپنے سینوں میں محفوظ کرتے ہیں اور اس کے زیر اہتمام اب تک سینکڑوں سینے قرآن پاک کے نور سے منور ہو کر ملک بھر میں یہ نور پھیلا رہے ہیں۔

شعبہ درس نظامی: اس شعبے کے زیرِ اہتمام درسِ نظامی کے تیار کردہ بہترین نصاب کی تعلیم دی جاتی ہے جس کی تکمیل کے بعد طلباء ترجمہ و تفسیرِ قرآنِ کریم، احادیثِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم، اصولِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ، میراث، فلسفہ اور منطق پر کمال کی دسترس حاصل کرتے ہیں۔

شعبہ علومِ عصریہ: اس شعبہ کے تحت مزید تین ذیلی شعبہ جات کا انعقاد کیا گیا ہے۔

1-عصری تعلیم برائے حفاظ: جو طلباء قرآن پاک، ناظرہ و حفظ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کے لیے جدید تقاضوں کے تحت بہترین بنیادی عصری تعلیم کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، جس میں وہ انگریزی، عربی، اردو، ریاضی، جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان اور کمپیوٹر کی تعلیم

پرائمری سے سیکنڈری سطح تک حاصل کرتے ہیں۔

ii-عصری تعلیم برائے طلباء درس نظامی: درسِ نظامی کی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے لیے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ وہ اپنی دلچسپی کے مطابق سائنس، آرٹس یا کامرس میں سے کسی بھی شعبے میں انٹر میڈیٹ لیول تک کی تعلیم بھی حاصل کریں۔

iii-اعلیٰ تعلیم برائے طلباء: المقصود یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے گریجویشن اور ماسٹرز سطح تک کی تعلیم حاصل کرنے کا انتظام بھی کیا گیا ہے جس کے لیے فی الوقت درج ذیل شعبہ جات کا آغاز کیا گیا ہے۔

۱-شعبہ کیمیا ۲-شعبہ تعلیم ۳-شعبہ اسلامی تعلیم ٤-شعبہ عربی ٥-شعبہ اردو ٦-شعبہ انتظام وسائنسیات

ریسرچ سینٹر: زندگی گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیائے کائنات اپنا رنگ بدلتی رہتی ہے دنیا میں روزانہ کی بنیاد پر ہونے والے تغیر و تبدل کے باعث سامنے آنے والی پریشانیوں سے مقابلہ کرنے کا واحد ذریعہ تحقیق(Research) ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے، ان فی خلقِ السموات والارضِ واختلاف الیل والنہار لآیت لاولی الالباب، بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں(۱۵) اس حکمِ ربانی کے مطابق اگر انسان اپنی تحقیقی صلاحیت کو استعمال نہ کرتا تو آج بھی پتھروں سے آگ جلاتا اور غاروں میں رہائش پذیر ہوتا، لہٰذا زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ تحقیق کا کام اشد ضروری ہے، تحقیق(Research) ایک ایسا عمل ہے جس کی اہمیت کبھی نہیں گھٹتی بلکہ بڑھتی ہی ہے، اس کی ضرورت جتنی گزرے ہوئے کل مے ں تھی اس سے کئی زیادہ آج ہے، تحقےق کی بدولت ہی دنیا اپنے کئی پوشیدہ اور پنہاں راز آشکار کر چکی ہے جن کی افادیت یا مضمرات سے عقلِ انسانی ناواقف تھی، یہ تحقیق ہی ہے جس نے انسانوں کو غاروں سے نکال کر مکانات میں منتقل کر دیا، اندھیرے سے روشنی کا انتظام کر دیا، تھکا دینے والی تادیر محنت کے ایسے متبادل بتادیے کہ جن کے ذریعے گھنٹوں کے کام لمحوں میں ہونے لگے، کئی انجان بیماریوں کے علاج دریافت کر کے زندگی کو محفوظ کرنے کی کوشش کی، ہزارہا نفع بخش اور نقصان دہ اشیاء کی نشاندہی کر دی اور اس کے علاوہ بھی بے شمار فوائد کے حصول کا سہرا تحقیق کے سر ہے، اگر آج کے معاشرے کا مشاہدہ کیا جائے تو جس معاشرے نے تحقیقی عمل کو خاص اہمیت دی ہے وہ دنیا بھر کے تمام معاشروں میں نمایاں ہے، آسان الفاظ میں اسے ترقی یافتہ معاشرہ کہا جاتا ہے اس کے برعکس جن معاشروں میں تحقیقی عمل کا فقدان ہے وہاں زندگی تنگ اور مشکلات میں گھری نظر آتی ہے۔

وہ معاشرہ جہاں تحقیق کو اہمیت دی جاتی ہے ان معاشروں سے کئی سال آگے ہے جہاں یا تو تحقیق کا کام نہیں ہو رہا یا تحقیق کے نام پر فقط تالیف ہو رہی ہے، کسی بھی معاشرے کے لیے عصرِ حاضر میں وقت اور دنیا کے ساتھ چلنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ موجودہ تمام تر شعبہ جات میں تحقیق کو انتہائی اہمیت دی جائے، دنیاہیں سماجی، معاشی، اقتصادی، معاشرتی، مذہبی، سیاسی، تدریسی، تنظیمی، تولیدی، تخریجی، تحریری، تفتے شی، تخریبی، تفریحی وغیرہ جیسے جتنے بھی عوامل ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی تحقیق سے نظر انداز کرنا اپنے ہاتھوں سے معاشرے کی نشو نما کا گلا گھوٹنے کے مترادف ہے، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر معاشرے میں ایسا ماحول پیدا کیا

جائے کہ وہاں کا ہر فرد تحقیقی فکر کا حامل ہو جائے، اس فکر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلامی روحانی مشن کے زیرِ اہتمام قائم شدہ جامعہ المقصود یونیورسٹی آف اسپریچول اینڈ ماڈرن سائنسز میں تحقیقی شعبے کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے تاکہ بیان کردہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے سعی کی جا سکے، اس تحقیقی شعبے (CentreResearch) کے سرپرستِ اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مقصود الٰہی عفی عنہ ہیں جنہوں نے مختلف مدارج میں معیاری تحقیق کے لیے عصرِ حاضر کے ماہر محققین، پی ایچ ڈی ڈاکٹرز، ریسرچ اسکالرز، مفتیانِ کرام، شیوخ الحدیث، انجینئرز، فلاسفرز، وکلاء، ماہرِ نفسیات و منطق کی ایک مشترکہ ٹیم تحقیق کے شعبے سے وابستہ فرمائی ہے، اس شعبے کے علاوہ شعبۂ تصنیف اور شعبۂ تراجم کا انعقاد بھی کیا گیا ہے، شعبۂ تصنیف کے تحت ریسرچ آرٹیکلز، پیپرز اور جرنلز کا اجراء کیا جائے گا جب کہ شعبۂ تراجم میں اردو سے انگریزی اور عربی، انگریزی سے اردو اور عربی، عربی سے انگریزی اور اردو میں مفید مواد کے تراجم کیے جائیں گے۔ تذکرہ کردہ تمام شعبہ جات میں کامیابی سے معیاری کام کا آغاز کرنے کے لیے ریسرچ لائبریری اور ریسرچ لیب کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اس کے علاوہ ماہر ریسرچ سپروائزرز کے زیر نگرانی کئی ریسرچ اسکالرز تحقیقی کام کی شروعات بھی کر چکے ہیں الحمد للہ، یہ اسکالرز نہ صرف المقصود جامعہ کے ریسرچ سینٹر میں تحقیق کر رہے ہیں بلکہ مختلف ریسرچ سینٹرز اور یونیورسٹیز کے بوقت ضرورت دورے بھی کرتے ہیں۔

دارالافتاء: اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، انسان کی پیدائش سے لے کر زندگی کی سانسیں ختم ہونے تک کوئی ایسا پہلو نہیں ہے جس سے متعلق مذہبِ اسلام نے رہنمائی نہ کی ہو، انسان کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی صورت میں مکمل کتاب نازل فرمائی اور اپنے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس کی ایسی وضاحت بھی فرما دی کہ جو بھی انسان ہدایت و رہنمائی حاصل کرنا چاہے وہ قرآن پڑھ لے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے "ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی اللمتقین" (۱۶) اور قرآن کی تفہیم میں دشواری ہو تو حدیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم سے سہارا لے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واطیعوا الرسول" (۱۷)، قرآن و سنت کی روشنی میں اسلام کے ضوابط و قوانین کی احسن تفہیم اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی مکمل تعلیم حاصل نہ کی جائے، عصرِ حاضر میں زیادہ تر لوگوں نے قرآنی تعلیم کو صرف قرأت سیکھنے تک محدود کر دیا ہے کچھ ہی لوگ ہیں جو اس کی تفہیم کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں، ایسے میں اکثر لوگ مختلف مسائل میں الجھے ہوئے حل ڈھونڈتے پھرتے ہیں تو کبھی فتویٰ لینے کے لیے کسی عالم دین یا مفتیانِ کرام کی مجلس کا پتہ پوچھتے نظر آتے ہیں اور کبھی اپنی فکر کے ترازو میں ناپ کر مسئلے کا خود حل نکال بیٹھتے ہیں جو شرعی تقاضوں کے خلاف بھی ہو سکتا ہے، ان تمام پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی روحانی مشن کے زیرِ اہتمام عالمی سطح پر "دار الافتاء المقصود" کا قیام عمل میں لاے اجا چکا ہے، عوام الناس کی سہولت کے لیے پورے ملک پاکستان مے ں سو (100) سے زے ادہ اور کچھ دیگر ممالک میں بھی دار الافتاء آفسز کھول دیے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو اپنے مسائل کا حل تلاش کرنے میں دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس ادارے کا مرکزی آفس اسلامی روحانی مشن کا عالمی مرکز "المرکز مقصود العلوم" ہے، یہ ادارہ حضرت ڈاکٹر پروفیسر محمد مقصود الٰہی مد ظلہ العالی کی زیرِ سر

پرستی عوام الناس کی خدمت پر معمور ہے، اس ادارے کے تمام ذیلی آفسز سوالات وصول کر کے باقاعدہ فتویٰ کوڈ نمبر جاری کرتے ہیں اور مرکزی آفس ارسال کر دیتے ہیں پھر مرکزی آفس میں موجود مفتیانِ کرام کی مجلس ہر سوال کا جواب باقاعدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر فرما کر فتویٰ جاری کرتی ہے، جس پر دار الافتاء کی اور مفتیانِ کرام پر مشتمل مجلس کی مہریں سبط ہوتی ہیں، اس تمام عمل کے بعد جاری شدہ فتویٰ سائل تک پہنچ جاتا ہے، تمام جاری شدہ فتاویٰ دار الافتاء المقصود کے ویب پیج پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

فہمِ دین: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو احکامات فرض کیے ہیں ان کو سیکھنا ہر صورت میں اہلِ ایمان پر لازم ہے تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں، عصرِ حاضر میں مسلمان علومِ اسلامی سے کوسوں دور ہیں حتیٰ کہ زندگی کے آخری حصے میں پہنچ جاتے ہیں اور شریعت کے بنیادی فرائض سے لاعلم رہتے ہیں، امتِ مسلمہ کی اخروی کامیابی کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا منفرد کورس بنام "فہمِ دین" اسلامی روحانی مشن کی جانب سے مرتب کیا گیا ہے جو عوام کے ہر طبقے کے لیے مؤثر اور مفید ہے، اس منفرد کورس میں قرآن و سنت کے ان علومِ فرضیہ کا علم سکھایا جاتا ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کی زندگی ناگزیر اور نامکمل ہے "فہمِ دین" کورس میں طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تجوید، تفسیر، احادیث سنن و آداب اور فنِ تقریر کا علم سکھایا جاتا ہے تاکہ اللہ اور حضور نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کر کے امتِ مسلمہ فلاحِ دارین کو حاصل کر سکے۔

فاصلاتی تربیتی کورس: فاصلاتی تربیتی کورس ایک ایسا منفرد کورس ہے جس کے ذریعے گھر بیٹھے لوگ باآسانی قرآن و سنت کا علم حاصل کر سکتے ہیں، اس کورس کی خاصیت یہ ہے کہ ہر فرد کسی بھی جگہ اپنے گھر بیٹھے خود مطالعہ کر کے بآسانی فرائض، واجبات، سننِ مبارکہ، موت اور دیگر احکامِ الٰہی کا علم حاصل کر کے اپنی زندگی کو کامیاب و کامران بنا سکتا ہے، اس کورس میں جوان، بوڑھے، بچے، خواتین اور مصروف ترین لوگ باآسانی شمولیت اختیار کر سکتے ہیں، اس سلسلے میں اسلامی روحانی مشن کے سرپرستِ اعلیٰ قبلہ پیرِ طریقت ڈاکٹر پروفیسر محمد مقصود الٰہی المعروف محبوب سائیں مدظلہ العالی کی تصنیفِ لطیف "المقصود الدنیا والاخرۃ" بطور نصاب شامل ہے جس میں انتہائی عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے جس سے ہر عام فہم مسلمان استفادہ کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ایک تحریری سوالنامہ بھی فراہم کیا جاتا ہے کہ طلباء باآسانی موضوعات کا مطالعہ کر سکیں، فاصلاتی تربیتی کورسز کا اہتمام علاقائی تربیت گاہ میں کیا جاتا ہے اور وہاں ایک انسٹرکٹر کو بطور رہنما متعین کیا جاتا ہے، تاکہ دورانِ کورس پیش آنے والے مسائل کو حل کیا جاسکے اور کورس کے شرکاء اپنے تحریری مقالہ جات متعین استاد کو جمع کرا سکیں، جب کہ طلباء کی رہنمائی کے لیے ماہر علماء اور انسٹرکٹرز کو متعین کیا جاتا ہے تاکہ کورس کے شرکاء کو بہترین رہ نمائی فراہم کی جائے اور وہ احسن طریقے سے قرآن و سنت کا علم حاصل کر سکیں، المقصود ریسرچ سینٹرز کے تحت بہترین فاصلاتی تربیتی کورسز کی تیاری احسن طریقے سے کروائی جاتی ہے، فاصلاتی تربیتی کورس میں رہنمائی اور عملی تربیت کے لیے علاقائی جگہوں کو بطور تربیت گاہ استعمال کیا جاتا ہے اور انسٹرکٹر کے زیرِ نگرانی ماہانہ تربیتی کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ طلباء کو بہترین رہنمائی فراہم کی جاسکے، اس کے علاوہ سالانہ عملی کلاسز کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے جس میں منتخب نصاب کے موضوعات پر گفتگو کرنا اور ابلاغِ دین

کا طریقہ کار سکھایا جاتا ہے، فاصلاتی تربیتی کورس کو 3 درجوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ۱۔اخی ۲۔محب ۳۔مخلص، ہر درجے کا دورانیہ ایک سال پر مشتمل ہے۔(۱۸) آپ کے مرتب کردہ درج بالا نظام سے عوام الناس میں سے کئی لوگ منسلک ہو کر نفعِ دارین حاصل کر رہے ہیں، آپ کے قائم کردہ اسکولوں سے سالانہ بنیادوں پر کئی سو بچے بہترین بنیاد کے ساتھ حفظِ قرآن اور میٹرک کر کے آگے بڑھ رہے ہیں، کئی علماء درسِ نظامی کی تعلیم کی تکمیل کے ساتھ ساتھ ماسٹر کی ڈگری حاصل کر کے دینِ متین کی خدمت کر رہے ہیں، بہت سے لوگ اپنے مسائل کا حل باآسانی پا رہے ہیں سب سے بڑھ کر ان تمام ذرائع کے باعث ہفتہ وار بنیادوں پر سینکڑوں لوگ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے دین کے غلام بن رہے ہیں، وہ لوگ جو شعور کھو بیٹھے تھے نئی زندگی پا رہے ہیں، تعلیم کی اہمیت اور افادیت عام ہو رہی ہے، یہاں تک کہ محبوب سائیں کے ان گنت منسلکین و متعلقین اور مریدین میں سے شاید ہی کوئی ہو جو اعلیٰ مدارج تک تعلیم حاصل کرنے کی جستجو نہ رکھتا ہو، آپ کی اسی تربیت کہ باعث آپ کی صحبت سے متعلقین کی نسل میں تمام اہلِ خانہ تعلیمی میدان میں ایک سے بڑھ کر ایک ہے اور قلبی و روحانی تربیت تو ان کے خون میں بچپن ہی سے شامل ہے، بالخصوص وہ طبقہ جو عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ دینِ مبین کا بنیادی علم بھی حاصل نہیں کر پایا تھا یا وہ لوگ جو دیگر مصروفیات یا معمولات کی وجہ سے بنیادی دینی علوم کے حصول پر توجہ نہیں دے پا رہے ان کے لیے فہمِ دین کورس، محبوب سائیں کی ایک بڑی کاوش ہو کیوں کہ یہ کورس پورے پاکستان کے کئی شہروں کے کئی علاقوں میں ہفتہ وار اتوار کے روز کرایا جاتا ہے، اس کورس کی برکت سے اب تک ان گنت لوگ دین کے فرائض کا علم اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ بہ خوبی جان کر اپنی زندگی میں لاگو کر چکے ہیں، نیز اسی کورس کی تکمیل کے بعد کئی احباب دینِ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ میں بھی سرگرم ہیں۔

آپ کی خدمات کا دائرہ صرف تعلیم و تربیت تک ہی نہیں بلکہ علاج و معالجہ بھی اس کا اہم حصہ ہے، آپ اتوار کے روز المرکز مقصود العلوم میں بعد نمازِ عصر تا رات تادیر عوام الناس کے علاج معالجے میں مصروف رہتے ہیں، ویسے تو آپ کے ہاتھوں سے اب تک ان گنت لوگ شفایاب ہو چکے ہیں لیکن ان میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ ایسے بھی ہیں جو محبوب سائیں کے پاس آئے تو علاج کی غرض سے تھے مگر شفا پانے کے بعد ان کی صحبت سے منتہی ہو کر نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن گئے۔ علامہ نور علی نوری(۱۹) لکھتے ہیں، "حضور سوہنا سائیں نور اللہ مرقدہ کے پاس جب کوئی ایسا مریض آتا جسے روحانی علاج کی ضرورت ہوتی تو ارشاد فرماتے کہ جاؤ مقصود الٰہی کے پاس چلے جاؤ، آپ شاذ و نادر ہی کسی کو تعویز عنایت فرماتے، لیکن نگاہِ مرشدِ کریم سے میرے شیخِ کریم حضرت قبلہ پروفیسر مقصود الٰہی کی پوری تبلیغ کا محور ہی علاج معالجہ بن گیا، جن کو شفاء یابی ہوتی وہ بمع اپنے اہل و عیال اور حلقۂ احباب حضرت کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو جاتے، آپ صرف اپنے متعلقین مریدین کی ہی نہیں عامۃ الناس کی تکلیف پر بھی بے چین نظر آتے ہیں اور کوشش فرماتے ہیں کہ ان کی جسمانی تکلیفوں کا ازالہ کیا جائے، ہزاروں لاکھوں لوگوں کا آپ کے ہاتھوں سے شفایاب ہونا اس بات کی دلیل ہے"۔(۲۰) حضرت محبوب سائیں اپنی تمام تر خدمات اور فرید العصر شخصیت ہونے کے باوجود اتباعِ سنت میں ذرہ برابر بھی کوتاہی

نہیں برتتے، یہ اتباعِ سنت کا وصف حضرتِ اقدس کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں ہر مقام پر نمایاں نظر آتا ہے، نماز باجماعت بمع دستار، پیرانہ سالی کے باوجود قیام الیل، مصافحہ وسلام، عبادت، تسبیح، خشیت، تبلیغ، دعوت الی اللہ، تحریر، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، بولنا، کھانا، پینا، بیٹھنا، لیٹنا، صدقات، اخلاق، استقامت، حلال کا استعمال، حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی اجتناب، خدمتِ خلق، حقوق المسلم، حقوق الانسان، حقوق الوالدین والاقربائ، پڑوسیوں کی دیکھ بھال، ماتحتوں پر شفقت، بڑوں کی توقیر، لباس، توکل الغرض ہر چیز میں سنتِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی اتباع نظر آتی ہے، کسی بھی لمحہ، کسی بھی حالت میں، کسی بھی مقام پر فقراء نے آپ کو اتباعِ سنت کے بر خلاف عمل کرتے نہیں دیکھا، جو کہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ کے پیشِ نظر کامل و اکمل اعلیٰ ترین کرامت ہے۔(۲۱) ''ارشادِ ربانی "انّ ھذہ امتکم امۃ واحدۃ و أنا ربکم فاعبدون'' (۲۲)اور آیتِ پاک ''واعتصموا بحبلِ اللہ جمیعا وّلا تفرّقوا'' (۲۳) کی پیروی میں آپ نے اسلام کو اپنی ذات میں نافذ کرنے کے بعد عامۃ الناس کی اصلاح کا جو بیڑا اٹھایا، الحمدللہ وہ انتہائی مؤثر ترین ہے، صرف اپنے ہی نہیں عام لوگ بھی اس بات کا خیال کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جو ہمیشہ حق کی تلقین فرماتے ہیں، بلا تفریقِ رنگ و نسل، قوم، علاقہ، ذات پات آپ نے ہر طبقۂ حیات وفکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی دادرسی ورہنمائی فرمائی، ہر طبقے کے علماء کرام کے گروہ در گروہ آپ کی صحبتِ مبارکہ میں داخل ہوئے اور ان کی تائید بھی حاصل رہی، آپ کی گفتگو کا انداز اتنا دل کش، مدلل اور مسحور کن ہوتا ہے کہ قبول کیے بغیر کوئی چارہ نظر نہیں آتا، آپ نے ہر طبقے کے علماء کو بے حد عزت سے نوازا، انہیں ان کے مرتبہ ومقام کے اعتبار سے عزت وشرف سے ممتاز فرمادیا۔

حضرت محبوب سائیں نے اصلاحِ معاشرہ کی غرض سے ۱۹۹۷ء میں باقاعدہ ایک غیر سیاسی، اصلاحی وروحانی تحریک کی بنیاد رکھی جس کا نام احباب واقرباء کے مشورے سے "عالمی روحانی تحریک" تجویز کیا گیا لیکن بعض گم راہ وبدعقیدہ افراد نے جب اسی نام سے اپنی جماعت کا تعارف کروایا تو ایک بار پھر باہمی مشاورت سے اس تحریک کا نام "اسلامی روحانی مشن" رکھا گیا جس کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

☆اسلامی روحانی مشن ایک غیر سیاسی دینی وفلاحی تنظیم ہے، اشاعتِ دین واحیاءِ سنت اور روحانیت کے فہم وادارک کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا تاکہ دل کی اصلاح اور اعمالِ صالحہ ایک مسلمان کی پہچان بنیں، ایسے مدارس کا قیام جہاں طلباء وطالبات کو دینی وعصری علوم سے آراستہ کیا جاسکے، افراط و تفریط کے ماحول کو ختم کرکے اتحاد بین المسلمین کو فروغ دینا، جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے عوام الناس کو اسلامی فکر سے آگاہی فراہم کرما، علماء کرام، مشائخِ عظّام اور عام لوگوں کے درمیان رابطہ قائم کرنا، مسلمانوں اور غیر مسلموں تک اسلامی دعوت پہچانا، اسلامی رائے عامہ کے فروغ کے لیے اصلاحی اجتماعات کا انعقاد کرنا، بے روزگاری، معاشرتی بدحالی کے خاتمے کے لیے عملی کوششیں کرنا۔

اسلامی روحانی مشن کا تعارف: اسلامی روحانی مشن پاکستان اے ک اے سی جماعت ہے جس کا مقصد معاشرے کے ظاہری وباطنی

امراض کو دور کرنا ہے، آج معاشرہ توڑ پھوڑ کا شکار ہے، اللہ کی مخلوق شیطان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر گناہ کی دلدل میں دھنس رہی ہے لیکن توفیقِ الٰہی اور فیضِ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے امتِ مسلمہ ہی میں سے ایک مردِ قلندر نے اس درد کو محسوس کیا جنہوں نے اصلاحِ معاشرہ کا بیڑہ اٹھایا ہے، وہ مردِ قلندر پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد مقصود الٰہی صاحب نقشبندی ہیں جو اپنے سینے میں سلسلۂ نقشبندیہ کا فیض رکھتے ہیں۔ آپ کی جماعت کا مقصد نہ تو ووٹ کا حصول ہے نہ ہی نوٹ کی طلب بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد پیشِ نظر ہیں۔ آپ کی جماعت کا مقصد معاشرے سے رشوت، بدعنوانی، فرقہ واریت، فروعی اختلات، صوبائی و لسانی تعصبات، بے دینی کی لعنت اور بے روزگاری و جہالت کا خاتمہ ہے۔ ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کے لیے ایسے افراد کی تیاری ہے جو دین کا فہم رکھنے والے ہوں اور جدید علوم و فنون میں مہارت بھی رکھتے ہوں تاکہ سازشوں کا منہ توڑ جواب دے کر اللہ تعالیٰ کے دین کو پوری دنیا میں نافذ کیا جاسکے۔ اسلامی روحانی مشن صوبائی سطح پر دو بڑے عوامی اصلاحی تبلیغی اجتماعات منعقد کرتی ہے، جس میں تشنگانِ روحانیت سیرابی کے لیے آتے ہیں، سینکڑوں پروگرام اندرونِ پاکستان اور بیرونِ پاکستان منعقد ہوتے ہیں جس میں مسلمان ذہنی سکون اور روحانی اطمینان حاصل کرتے ہیں جب کہ غیر مسلم دستِ حق پر بیعت کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، سینکڑوں کتابیں جو اسلامی روحانی مرکز سے شائع ہو رہی ہیں جو منافع کے بجائے تعمیرِ انسانیت اور اتحادِ امت کے جذبے کے تحت جاری کی جاتی ہیں، پاکستان بھر میں اور پاکستان سے باہر روحانی وفود کو بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے، یہ وفود ملکِ پاکستان اور اس کے اطراف و اکناف میں "دعوت الی اللہ" کے پیغام کو بڑے جوش و جذبے کے ساتھ آگے پہنچا رہے ہیں، اسلامی روحانی مشن کے تحت المقصود ایجوکیشن سسٹم قائم کیا گیا ہے جس کی برانچز پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہیں، یہ اسکول طلباء اور طالبات کو جدید علوم کے ساتھ علمِ دین کے زیور سے بھی آراستہ کر رہے ہیں، بہت سے اسلامی اسکول افریقہ کے مختلف ممالک میں بھی قائم کئے گئے ہیں جو وہاں کے شہری اور دیہی علاقوں میں اسلام کی شمع روشن کر رہے ہیں۔ اسلامی روحانی مشن کے نظریات کو موجود دور میں حقیقی سنجیدگی کے ساتھ فروغ دینے کی اشد ترین ضرورت ہے۔(٢٤)

تبلیغی خدمات اور سفر: ''اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں فرمایا! "ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و اُولئک ھم المفلحون" (٢٥) (اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے، یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں) ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے، ''اُدعُ الیٰ سبیلِ ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ'' (٢٦) (لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راست کی طرف بلاؤ)۔''

''خداوند تعالیٰ کے درج بالا احکامات کی اتباع، نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پرچار اور شیخ کامل حضور سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ

کی تربیت نے آپ کے دل میں تبلیغِ دین کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھر دیا ہے، یہی جذبہ کبھی آپ کو تھر (اندرونِ سندھ) کے ریگزاروں میں لے جاتا ہے اور کبھی جون کی چلچلاتی دھوپ میں پنجاب و سرحد کے دیہاتوں میں، کبھی آپ فیضِ نقشبند سے باشندگانِ ہندوستان کو مستفیض فرماتے ہیں تو کبھی افریقہ کے تشنگانِ حق کو فیضِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلمہ سے سیراب کرتے ہیں، غرض یہ کہ آپ کے شب وروز تبلیغِ دین اور خدمتِ خلق میں بسر ہوتے ہیں، ہر سال سردی اور گرمی کی چھٹیوں میں محبوب سائیں اندرونِ پاکستان (کراچی سے کشمیر تک) اور بیرونِ پاکستان (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) تبلیغی دورے کرتے ہیں، اس کے علاوہ جمعۃ المبارک اور اتوار کے روز مستقل بنیادوں پر "المرکز مقصود العلوم" کراچی میں منعقد ہونے والی ذکر کی محافل میں بلاناغہ شرکت فرماتے ہیں اور اپنے بیانِ دل نواز سے طالبانِ حق اور فقراء کی اصلاح فرمانے کے ساتھ ساتھ نئے آنے والے افراد کو ذکرِ قلبی کی اجازت بھی مرحمت فرماتے ہیں، اتوار مردوں کے لیے اور جمعۃ المبارک کا دن مردوں اور عورتوں کے لیے (خواتین کے لیے پردے کا خاص انتظام کیا جاتا ہے) مخصوص کیا گیا ہے جس میں حضرت صاحب درس دینے کے علاوہ لوگوں کے ہر قسم کے جسمانی اور روحانی امراض کا علاج فی سبیل اللہ مفت کرتے ہیں، حضرت صاحب کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے والے اور ذکرِ قلبی کی اجازت لینے والے افراد کی تعداد بحمد اللہ تین سو سے زیادہ ہوتی ہے، محبوب سائیں ہر سال تشنگانِ حق اور تشنگانِ دیدار کو فیض یاب کرنے کے لیے افریقی ممالک میں تشریف لے جاتے ہیں جہاں لوگ پورے سال آپ کی تشریف آوری کا شدت سے انتظار کرتے ہیں، تاحال آپ موزمبیق، ملاوہ، سوئزلینڈ، بوسٹوانہ، ساؤتھ افریقہ، لوسوتو، دبئ، شارجہ، انڈیا، افغانستان، سعودیہ عرب، اور یورپ کے کئی ممالک کے متعدد تبلیغی دورے فرما چکے ہیں، آپ کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجے میں الحمد للہ اب تک کئی صد سے زائد افراد دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر حلقہ بگوشِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلمہ ہو چکے ہیں اور شریعت وسنت کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، کتنے ہی افراد ایسے ہیں جو آپ کے پاس ظاہری امراض سے چھٹکارا پانے کے لیے آئے لیکن آپ نے ظاہری امراض کے ساتھ ساتھ ان کے باطنی امراض کا بھی علاج فرمادیا، ہزاروں لوگ آپ کی دم کی ہوئی الائچی استعمال کر کے نشے کی لعنت سے نجات پا چکے ہیں، ہزاروں مائیں بہنیں باپردہ و باحیاء بن چکی ہیں۔(۲۷) المختصر یہ کہ معاشرے کے عناصر میں تعلیم کا میدان ہو یا کارآمد ہنر، علاجِ روحانی ہو یا باطنی، معاملات آداب، اخلاق، اخلاص، حقوق، فرائض یا کسی سے متعلق کیوں نہ ہو آپ نے کسی کو نظرانداز نہیں کیا اور ایک اچھے، صاف ستھرے، ترقی یافتہ، تعلیم یافتہ اور شریعت کی عکاسی کرنے والا معاشرہ آپ کا خواب ہے جو شب وروز تعبیر کی منزل کی طرف گامزن ہے۔"

حواشی وحوالہ جات

(۱) نقشبندی، حضرت علامہ مولانا محمد ندیم صاحب، مکتوباتِ مقصودیہ ص ۲۷، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی، ۱۹۹۶ئ)

(۲) محبوب سائیں، محبوب الٰہی، سائیں جی پروفیسر ڈاکٹر مقصود الٰہی صاحب کے وہ القابات ہیں جن سے ان کے مریدین و متعلقین پکارتے اور جانتے ہیں۔

(۳) نقشبندی، حضرت علامہ مولانا محمد ندیم صاحب، مکتوباتِ مقصودیہ ص ۲۷، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی، ۱۹۹۶ئ)

(٤)المقصود اصلاحی مجلّہ، ص ٢، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی، اکتوبر ٢٠١١ئ)

(٥)نقشبندی، حکیم بن حکیم مولانا محمد مقصود الٰہی، مقصود الدنیا والآخرۃ، ج اول، ص ٥، ٤، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، کراچی، ت۔ن

(٦)ایضاً ص ٧

(٧)ایضاً ص ١٢

(٨)صدیقی، ڈاکٹر عمیر محمود، مردِ عارف، ص ٦٠، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی، ت۔ن

(٩)القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت ١٢٩

(١٠)القرآن، سورۃ القلم، آیت ٤

(١١)مسند احمد ج ٢، ص ٣٨

(١٢) صحیح البخاری، جلد اوّل، کتاب الایمان، باب ٣٧، ص ١١٤

(١٣)القرآن، سورۃ لقمان، آیت ٣٤

(١٤)الٰہی، انجینئر محمد محبوب، التربیۃ ج اول، ص ٧، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی، ت۔ن

(١٥)القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ١٩٠

(١٦)القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت ٢

(١٧)القرآن، سورۃ النسائ، آیت ٥٩

(١٨)مجلسِ اردات و مشاورت، ص ١٧ تا ٢٥، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی، ت۔ن

(١٩)علامہ نور علی نوری صاحب پہلے حضرت اللہ بخش المعروف سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے، سوہنا سائیں کے وصال کے بعد آپ حضرت ڈاکٹر مقصود الٰہی سے بیعت ہوئے اور سلسلۂ نقشبندیہ مقصودیہ میں خلافت پائی۔

(٢٠)مکتوب سوال و جواب، نوری علامہ مولانا نور علی، ص ٢٧، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، فیڈرل کیپٹل ایریا، لیاقت آباد ٤، کراچی

(٢١)احمد، محمد حسیب، اصلاحی مجلّہ المقصود، ص ٤٦، ٤٥، ناشر اسلامی روحانی مشن پاکستان، المرکز مقصود العلوم، کراچی، اکتوبر ٢٠١٤ئ

(٢٢)القرآن، سورۃ الانبیاء آیت ٩٢

(٢٣)القرآن، سورۃ آل عمران، آیت ١٠٣

(٢٤)نقشبندی، حکیم بن حکیم مولانا محمد مقصود الٰہی، مقصود الدنیا والآخرۃ، ج اول، ص ١٦، ١٥، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، کراچی

(٢٥)القرآن، سورۃ آل عمران آیت ١٠٤

(٢٦)القرآن، سورۃ النحل، آیت ١٢٥

(٢٧)نقشبندی، حکیم بن حکیم مولانا محمد مقصود الٰہی، مقصود الدنیا والآخرۃ، ج اول، ص ١٣، ١٢، ناشر اسلامی روحانی مشن، المرکز مقصود العلوم، کراچی